عیون اخبار الرضا(ع)

سید رمیزالحسن موسوی*

srhm2000@yahoo.com

شیعہ کتب حدیث میں ایک اہم کتاب ''عیون اخبار الرضا(ع)'' ہے کہ جس کے مؤلف چوتھی صدی ہجری کے ممتاز شیعہ عالم دین شیخ صدوق علیہ الرحمہ ہیں۔ عربی زبان میں لکھی جانے والی یہ کتاب آٹھویں امام حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے حالات اور احادیث کا ایک اہم مجموعہ ہے۔شیخ صدوقؒ کی دوسری کتب کے علاوہ یہ کتاب بھی حدیث اور سیرت کے اہم ترین منابع میں شمار ہوتی ہے۔

مؤلف کتاب

اس کتاب کے مؤلف شیخ صدوق علیہ الرحمہ ہیں کہ جن کا تذکرہ کتب حدیث کے تعارف کے سلسلے ''شیعہ محدثین اور ان کی کتب حدیث'' کے ضمن میں ہو چکا ہے۔(*†) لیکن یہاں انتہائی اختصار کے ساتھ شیخ صدوقؒ کے حالات کو دوبارہ تحریر کیا جاتا ہے تاکہ مذکورہ کتاب کا تعارف بہتر انداز میں کرایا جاسکے۔محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی المعروف ''شیخ صدوق'' ۳۰۵ھ میں قم کے ایک علمی ومذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔بعض روایات کے مطابق شیخ صدوق کی تاریخ پیدائش ۳۰۶ھ اور ۳۰۷ھ ذکر ہوئی ہے۔ شیخ صدوقؒ کی ولادت کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی دعا سے متولد ہوئے ہیں۔ شیخ صدوقؒ کا گھرانہ قم کا ایک مذہبی اور علمی گھرانہ سمجھا جاتا تھا، اُن کے والد علی بن حسین بن بابویہ قمی اپنے وقت کے مشہور فقہاء اور علما میں سے تھے۔

اُس زمانے میں اگرچہ بہت سے علما اور محدثین قم میں موجود تھے، لیکن زہد و تقویٰ اور علم وعبادت کی وجہ سے دینی مرجعیت کی ذمہ داری علی بن بابویہ کے کاندھوں پر ڈالی گئی تھی۔اُن کی قم کے بازار میں ایک چھوٹی سی دکان تھی جس سے وہ اپنا گذر بسر کرتے اور رزق حلال کماتے تھے اور دن کے اوقات میں کچھ گھنٹے اپنے ہی گھر میں علم وفقاہت کی تدریس بھی کرتے اور احکام دین اور احادیث اہل بیت اطہارؑ کی تبلیغ فرماتے تھے۔

شیخ صدوق دنیائے اسلام کی ایک نمایاں علمی شخصیت ہیں جو اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں علم وفضل کے عنوان سے پہچانے جاتے ہیں اور بے شمار علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔چونکہ اُنہوں نے ائمہ اطہار علیہم السلام کا قریبی زمانہ دیکھا ہے اور اہل بیت اطہارؑ کی احادیث و روایات کو جمع کرکے بہت سی نفیس کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جس کی وجہ سے اُن کی کتب حدیث کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ شیخ صدوق نے تقریباً بیس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے والد بزرگوار شیخ علی بن بابویہ کے حضور زانوئے تلمذ تہ کیے ہیں اور اس دوران اپنے والد کے علاوہ قم میں موجود بہت سی دوسری علمی شخصیات سے بھی کسب فیض کیا ہے۔جب اُن کے والد گرامی نے اس دار فانی کو الوداع کہا تو اُن کی عمر اس وقت ۲۲ یا ۲۳ سال تھی۔ والد کے بعد اہل بیت اطہار علیہم السلام کے علوم اور احادیث کی نشرواشاعت کی ذمہ داری شیخ صدوقؒ کے دوش پر آپڑی جسے اُنہوں نے اپنی بے پناہ استعداد اور علمی ومعنوی صلاحیت کی وجہ سے بطور احسن پورا کیا۔(1)

---

*۔مدیر مجلّہ سہ ماہی "نور معرفت" نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (نمت) بھارہ کہو، اسلام آباد

**۔''نور معرفت''، شمارۂ مسلسل (۶)

شیخ صدوق کے بعد آنے والے تمام علمائے حدیث ورجال نے اُن کے علمی مقام و منزلت کا اعتراف کیا ہے اور اُن کے علم حدیث میں مقام وخدمات کی تعریف کی ہے:

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۶۰ھ) اُن کی علمی ومعنوی شخصیت کے بارے میں لکھتے ہیں: "وہ ایک جلیل القدر عالم دین اور احادیث کے حافظ تھے۔ احوال ورجال سے مکمل طور پر آگاہ تھے سلسلہ احادیث میں ایک ماہر نقاد شمار ہوتے تھے، قم کے بزرگان میں احادیث کے حفظ اور معلومات کی کثرت کے اعتبار سے اُن جیسا کوئی نہیں تھا۔ اُنہوں نے تقریباً تین سو کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔" (2)

علم رجال کے ماہر نجاشی (متوفی ۴۵۰ھ) اُن کے بارے میں لکھتے ہیں: "ری میں ساکن ابو جعفر (شیخ صدوق) خراسان میں شیعوں کی نمایاں شخصیت ہیں؛ وہ بغداد بھی گئے ہیں اگرچہ وہ جوانی کی عمر میں تھے اس کے باوجود سبھی شیعہ بزرگ اُن سے استماع حدیث کرتے تھے، اُن کی بہت زیادہ کتابیں ہیں۔" (3)

تالیفات

مختلف اسلامی علوم وفنون میں شیخ صدوقؒ کی تالیفات اُن کے علم وفضل کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خصوصاً علم حدیث میں شیخ صدوق کا نام شیعہ محدثین میں سر فہرست سمجھا جاتا ہے۔ شیخ صدوق کی تالیفات کو ایک ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے لیکن اب بھی اُن میں ویسی ہی علمی تازگی ملتی ہے جیسی خود شیخ کے زمانے میں تھی۔ حتیٰ ہر زمانے میں شیخ کی کتابوں کے بغیر کوئی شخص نہ تو فقہ میں درجہ اجتہاد پر پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی دوسرے علوم وفنون میں علم کے درجات طے کر سکتا ہے۔ شیخ صدوق کی کتابوں کی مختصر فہرست یہ ہے:

۱۔ من لایحضرہ الفقیہ (4)	۲۔ مدینۃ العلم	۳۔ کمال الدین وتمام النعمہ
۴۔ التوحید	۵۔ الخصال	۶۔ معانی الاخبار
۷۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام	۸۔ الامالی	۹۔ المقنع فی الفقہ

عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)

ابو جعفر شیخ صدوقؒ (۳۰۵۔۳۸۱ھ) کی یہ کتاب عربی زبان میں ہے جو امام رضا علیہ السلام کی احادیث اور حالات کے بارے میں ہے۔ کتاب "عیون اخبار الرضا" کا شمار شیعوں کی معتبر کتب حدیث میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب بھی شیخ صدوقؒ کی دوسری کتابوں کی طرح انتہائی قدر ومنزلت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں بہت سے شیعہ عقائد کی وضاحت کی گئی ہے اور اس لحاظ سے اس کتاب کو بہت قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ شیخ صدوقؒ نے اس کتاب میں امام رضا علیہ السلام کے فرامین اور اس زمانے کے دوسرے علما کے ساتھ کئے گئے علمی مناظرات کو نقل کرکے بہت ہی اہم اسلامی عقائد کو پیش کیا ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں بہت سے فقہی موضوعات کے بارے میں بھی احادیث نقل ہوئی ہیں۔ اس کتاب میں پیش کئے گئے علمی مطالب کو دیکھ کر ممتاز عالم اور فلسفی میر داماد نے جو شعر کہے ہیں، اُن سے اس کتاب کی علمی ودینی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے:

عیون أخبار الرضا صیقل تجلو   عن القلب صداء الکرب

لم یبد للدھر نظیرا لھا   لناظر فی الشرق و الغرب

و کل فن فی أسالیبھا   یکفیك و تخلیة السرب

کالشمس من نور الھدی مشرق   بالسلم یقضی وطر القلب (5)

ان اشعار کا مفہوم کچھ یوں ہے:

"عیون اخبار الرضا" ایک ایسی شفاف کتاب ہے جو قلب انسان کو شفا بخشتی ہے۔ شرق وغرب میں کسی بھی زمانے میں کسی بھی دیکھنے والے نے اس جیسی کتاب نہیں دیکھی۔ اس کتاب میں ہر وہ علم ہے جو تم چاہتے ہو اور یہ تمہیں بے نیاز کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ کتاب حیرت انگیز طور پر خورشید کی طرح نور ہدایت پھیلاتی ہے اور دل کی آرزوئیں بھرلاتی ہے۔

عیون اخبار الرضاؑ کی وجہ تالیف

شیخ صدوقؒ نے یہ کتاب اپنے زمانے کے ایک شیعہ حاکم اور وزیر صاحب بن عباد دیلمی کے کتابخانے کو ہدیہ کرنے کے لئے لکھی تھی۔ صاحب بن عباد امام رضاعلیہ السلام کی مدح میں کچھ اشعار کہتا ہے اور یہ اشعار شیخ صدوقؒ کو ہدیہ میں پیش کرتا ہے لہٰذا شیخ صدوقؒ بھی اس کے جواب میں یہ کتاب تالیف کر کے اُسے ہدیہ کرتے ہیں۔ شیخ صدوقؒ اس کتاب کے مقدمے میں کتاب تالیف کرنے کا مقصد اور سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"امابعد قال ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویه القمی الفقیه مصنف هذا الکتاب رحمة الله علیه :وقع قصیدتان من قصائد الصاحب الجلیل کافی الکفاة ابی القاسم اسماعیل بن عباد ۔۔۔۔۔۔۔ الخ" (6)

یعنی : حمد و ثنا کے بعد اس کتاب کا مصنف ابو جعفر علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمیؒ عرض پرداز ہے کہ صاحب الجلیل کافی الکفاۃ ابی القاسم اسماعیل بن عباد اطال اللہ بقائہ و ادام دولتہ و نعمائہ و سلطانہ کے دو قصیدے میرے سامنے پیش کیے گئے، جن میں امام ہشتم ضامن غریباں حضرت امام علی رضاؑ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ تو میں نے ان قصائد سے متاثر ہو کر یہ کتاب تالیف کی ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ محترم صاحب بن عباد کے خزانۂ معمورہ کے لیے اس سے بہتر تحفہ ممکن نہیں ہے اور خود محترم صاحب بن عباد علوم اہل بیتؑ کے شیدائی ہیں اور ان کی ولایت سے تمسک رکھتے ہیں اور ان کی اطاعت کو فرض جانتے ہیں اور ان کی امامت پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی ذریت کا احترام کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کے احسانات کا سلسلہ شیعان اہل بیتؑ تک ہمیشہ جاری و ساری رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ سے میں ان کے احسانات کا بدلہ چکا سکوں گا اور ان کی خدمت گزاری میں مجھ سے جو کمی واقع ہوئی ہے، اس کتاب کے ذریعہ اس کی تلافی کر سکوں گا۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ انہیں عدل و انصاف کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کے ذریعہ سے خدا کا کلمہ بلند و بالا ہو، اللہ تعالیٰ انہیں نیکی و بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحب بن عباد کے قصیدے کے چند شعر

جناب صاحب الجلیل اسماعیل بن عبادؒ نے امام رضاعلیہ السلام کے حضور ہدیہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا ہے:

یا سائرا زائرا إلی طوس　　　مشهد طهر و أرض تقدیس

سرزمین طوس کی طرف سفر کرنے والا زائر، وہ سرزمین جو کہ ایک طاہر کا مقام شہادت ہے اور جو پاکیزہ ترین سرزمین ہے۔

أبلغ سلامی الرضا و حط　　　علی أکرم رمس لخیر مرموس

وہاں پہنچ کر رضاؑ کو میرا سلام پہنچانا، وہاں اس مکرم قبر پر جانا جہاں مکرم ترین فرد مدفون ہے۔

و الله و الله حلفة صدرت　　　من مخلص فی الولاء مغموس

بخدا ولائے آل محمدؐ میں یہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے

إنی لو کنت مالکا إربی　　　کان بطوس الفناء تعریس

اگر میں خود مختار ہوتا تو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر طوس کی جانب تیزی سے چلا جاتا

و کنت أمضی العزیم مرتحلا　　　منتسفا فیه قوة العیس

تو میں تیز رفتار اونٹوں کی سی قوت سے جانب طوس روانہ ہو جاتا"

لمشهد بالذکاء ملتحف　　　و بالسناء و الثناء مأنوس

میں اس شہر شہادت کی جانب سفر کرتا جس میں عقل مخلوط ہو چکی ہے اور تیز روشنی اور تعریف سے مانوس ہے۔

یا سیدی و ابن سادتی ضحکت　　　وجوه دهری بعقب تعبیس

اے میرے سردار اور سرداروں کے فرزند! آپ کی وجہ سے ترش روئی کے بعد میرے زمانہ کے چہرے مسکرا اٹھے۔

لما رأیت النواصب انتکست　　　　رایاتھا فی زمان تنکیس

(اس مسکراہٹ کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے نواصب کے پرچموں کو سرنگوں ہوتے ہوئے پایا ہے۔(7)

کتاب کی اہمیت

ہماری کتب حدیث میں ''عیون اخبار الرضا'' کوایک خاص مقام حاصل ہے اور یہ کتاب اپنے بعد لکھی جانے والی بہت سی دوسری کتب حدیث کے منابع میں سے شمار ہوتی ہے۔ مثلاً ''بحار الانوار'' میں علامہ مجلسیؒ نے اس کتاب سے کافی روایات نقل کی ہیں۔اس کتاب کی اہمیت اور مقام کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ایک کی طرف یہاں اشارہ کیا گیا ہے۔

عیون اخبار الرضا کے مضامین اور عناوین:

''عیون اخبار الرضا'' ایک مقدمے اور ۶۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب بہت سے شیعہ عقائد کی شرح اور وضاحت کے لحاظ سے خاصی اہمیت رکھتی ہے۔ شیخ صدوقؒ نے مختلف فرقوں اور مذاہب کے علماء اور دانشوروں کے ساتھ امام رضاعلیہ السلام کے کلامی مناظرات وابحاث کو نقل کرکے آئندہ نسلوں کے لئے بہت بڑا کلامی ذخیرہ فراہم کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک اہم ترین موضوع ''عصمت انبیاء'' ہے۔ اس موضوع پر جتنی بھی احادیث اس کتاب میں نقل ہوئی ہیں وہ عصمت انبیاء کے عنوان سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ اگر اس کتاب میں یہ روایات واحادیث نقل نہ ہوتیں تو عصمت کے باب میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے بہت سے معارف پوشیدہ رہ جاتے اور علم کلام میں ہمارے پاس ''عصمت'' کا باب تشنہ رہ جاتا۔امام رضاعلیہ السلام نے مامون اور دوسرے علماء کی طرف سے '' عصمت انبیاء '' کے متعلق اُٹھائے گئے سوالات اور شبہات کا شافی جواب دے کر ایک اہم کلامی مسئلے کی وضاحت فرمائی ہے۔

اس کتاب میں کلامی واعتقادی مسائل کے ساتھ ساتھ بہت سے تاریخی مسائل کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب تاریخ کے باب میں ائمہ اطہار علیہم السلام اور مذہب شیعہ کے واضح نظریات اور مؤقف کو پیش کرتی ہے۔اس کتاب کے ابواب میں ذکر ہونے والے معارف کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

۱۔امام علی بن موسیٰ الرضاعلیہ السلام کی سیرت اور تاریخ سے متعلق روایات۔(باب ۱تا۵)

۲۔امام علی بن موسیٰ الرضاعلیہ السلام کے مامون الرشید کی خلافت کے دوران دوسرے مسالک اور فرقوں کے علماء اور دانشوروں سے مناظرات۔(مثلاً باب باب نمبر ۱۲، ۱۳،، ۱۵، ۱۴)

۳۔امام علی بن موسیٰ الرضاعلیہ السلام کی زبان مبارک سے منقول اپنے آباء واجداد کی احادیث اور روایات۔(باب نمبر ۱۶تا۳۰)

۴۔امام رضاعلیہ السلام کے آباء واجداد کے اپنے اپنے زمانے کے علماء سے مناظرات۔

اس کتاب کے چند باب بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً:

الف: وہ ابواب جن میں ائمہ اثنا عشر کے بارے میں ائمہ اطہارؑ کی جانب سے نصوص کا تذکرہ ملتا ہے۔

ب: وہ باب جس میں امام رضاعلیہ السلام نے توحید کے بارے میں اہم معارف بیان فرمائے ہیں۔ اس باب میں شیعوں کے بعض مخالفین کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا جواب دیا گیا ہے کہ جو شیعوں پر حلول، تجسیم اور دوسرے کفر پر مبنی عقائد کی تہمتیں لگاتے ہیں۔

ج: مختلف اسلامی وغیر اسلامی فرقوں اور مذاہب کے علماء کے ساتھ امام رضاعلیہ السلام کے مناظرات پر مبنی ابواب۔

د: امام اور امامت کی علامتوں اور خصوصیات کے متعلق ابواب کہ جن میں امامت کی بنیادی خصوصیات ذکر کی گئی ہیں۔اسی طرح امامت اور تشیع کی حقیقت مبنی باب بھی خاصی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس میں غالیوں اور مفوضہ کا ردّ اور ابطال پیش کیا گیا ہے۔

ع: وہ باب جس میں ایمان کی حقیقت و معنیٰ بیان کیا گیا ہے۔

غ: وہ باب جس میں امام رضا علیہ السلام کے معجزات اور کرامات کا ذکر ملتا ہے جن میں امام کی پیشگوئیاں اور بعض افراد کے اسرار بیان ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایک باب میں امام علیہ السلام کی زیارت سے متعلق اہم روایات ذکر ہوئی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اس کتاب کی بہت زیادہ خصوصیات ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب اپنے زمانہ تالیف سے لے کر آج تک علماء اور دانشوروں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔

"عیون اخبار الرضا" کے مختلف زبانوں میں ترجمے

کتاب عیون اخبار الرضا کے فارسی میں بہت سے ترجمے کئے گئے ہیں اسی طرح ایک اُردو ترجمہ بھی موجود ہے۔ یہاں چند فارسی اور ایک اُردو ترجمے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

فارسی ترجمے:

۱۔ ترجمہ محمد صالح بن محمد باقر قزوینی۔

۲۔ ترجمہ سید جلیل میرزا ذبیح اللہ بن میرزا ہدایۃ اللہ۔

۳۔ ترجمہ مولیٰ علی بن طیفور بسطامی۔

۴۔ ترجمہ سید علی بن محمد بن اسد اللہ امامی۔

۵۔ ترجمہ شیخ محمد تقی بن محمد باقر اصفہانی ال معروف آ قا نجفی اصفہانی۔

۶۔ ترجمہ عیون اخبار الرضا بنام کشف النقاب۔

۷۔ ترجمہ بنام "برکات المشہد المقدس"۔

۸۔ عیون کا ایک فارسی ترجمہ ۱۲۴۵ ہجری میں مشہد مقدس کے ایک فاضل عالم دین نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ سید محمد بن سید دلدار علی نقوی نصیر آبادی کے حکم پر کیا گیا تھا۔

۹۔ ترجمہ علامہ مجلسی، یہ ترجمہ کتاب کے بعض حصوں پر مشتمل ہے، جس میں خطبہ توحید امام رضا علیہ السلام اور چند دوسرے موضوعات شامل کئے گئے ہیں۔

اُردو ترجمہ

"عیون اخبار الرضا" کا اُردو ترجمہ ۱۴۲۱ھ میں جناب محمد حسن جعفری صاحب نے کیا ہے جو اکبر حسین جیونی ٹرسٹ کراچی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

"عیون اخبار الرضا" کی شرحیں

اس کتاب کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ دوسری کتب حدیث کی مانند اس کتاب پر بھی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہے۔

۱۔ شرح علی اصغر بن سید حسین حکیم بن سید علی شوشتری

۲۔ شرح محمد علی حزین بن شیخ ابو طالب زاہدی گیلانی

۳۔ شرح سید نعمت اللہ جزائری

۴۔ شرح مولیٰ ہادی بنابی

۵۔ شرح خطبۃ الرضا نوشتہ حسن بن علی گوہر قراچہ داغی

کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام کی مختلف ایڈیشن

اس کتاب کے مختلف ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں سے بعض فارسی ترجمے اور عربی متن کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں:

۱۔ قم میں "انتشارات پیام علمدار" کی طرف سے ۱۴۲۸ ھجری میں " عیون اخبار الرضا" کا پہلا ایڈیشن آقا نجفی اصفہانی کے ترجمے کے ساتھ ۲ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

۲۔ تہران کے ادارے انتشارات جہان نے ۱۳۷۸ شمسی میں " عیون اخبار الرضا" ۲ جلدوں میں شائع کی ہے۔

۳۔ بیروت کے مشہور اشاعتی ادارے "موٴسسہ اعلمی کی طرف سے ۱۴۰۴ ھجری میں اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۲ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

۴۔ قم کے مشہور پبلشر "انتشارات شریف رضی" کی طرف سے بھی ۱۳۷۸ شمسی میں یہ کتاب ۲ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ یہ اشاعت بھی مفید تحقیقی حواشی کے ساتھ چھپی ہے۔

۵۔ یہ کتاب اُردو زبان میں کراچی کے ادارے اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کی جانب سے جناب محمد حسن جعفری صاحب کے ترجمے کے ساتھ ۲ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

حوالہ جات

1۔ دائرۃ المعارف تشیع، ج۱، ص۳۰۵

2۔ شیخ طوسی، الفہرست، ص۲۳۷

3۔ نجاشی، رجال نجاشی، ص۳۸۹

4۔ اس کتاب کا تفصیلی تعارف نور معرفت کے شمارے میں گذر چکا ہے۔

5۔ استفادہ از ویب سائٹ تبیان

6۔ شیخ صدوق: مقدمہ، عیون اخبار الرضا، ج۱، ص۱۱، قم، انتشارات الشریف الرضی، ۱۳۷۸ش

7۔ مقدمہ عیون اخبار الرضا (اُردو ترجمہ)، ص۴۴، کراچی، اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ

*****